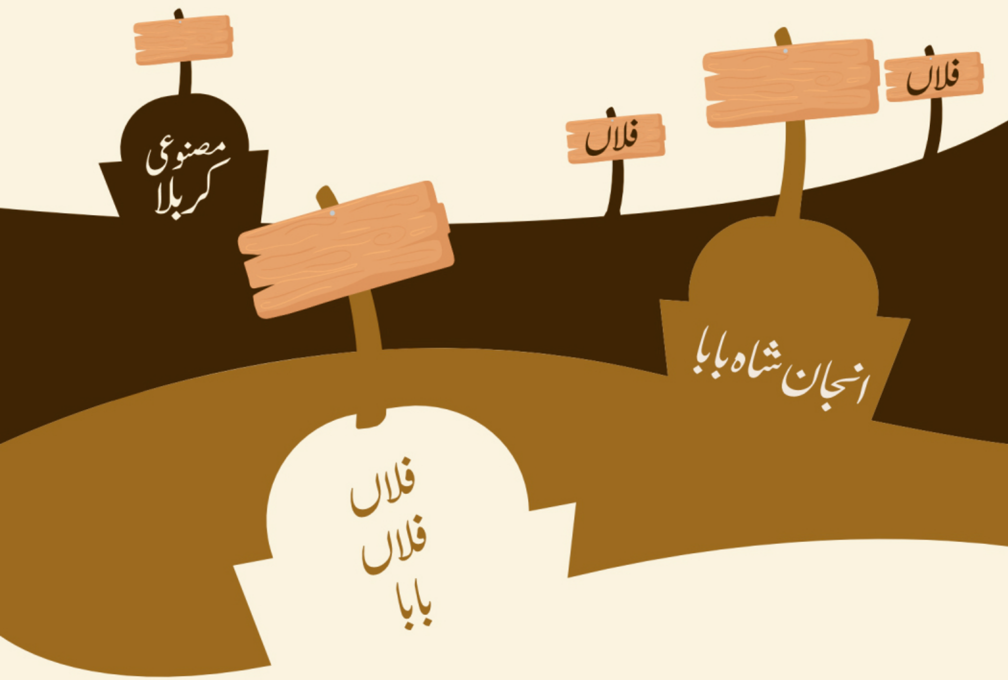
فرضی قبریں



عبد مصطفیٰ محمد صابر اسماعیلی قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

کتاب یا رسالے کا نام:

فرضی قبریں

مصنف، مؤلف:	محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی المعروف بہ عبد مصطفی
موضوع:	رد بدعات، اصلاح معاشرہ
نظر ثانی:	حافظ عطاء الرحمن صاحب، جناب محمد تاج الدین
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	AUGUST 2022
صفحات:	28

© All Rights Reserved.
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION



اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

CONTENTS

ملک ہندستان میں فرضی قبریں ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ہر شہر بلکہ تقریبًا ہر محلے میں کوئی نہ کوئی ایسی قبر مل ہی جاتی ہے جس کا اصلیت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی قبروں کے ساتھ بالکل اصل والے معاملات کیے جاتے ہیں جو کہ ناجائز ہیں۔ ہم نے اس رسالے میں اسی مسئلے کی تحقیق بیان کی ہے۔ کئی حوالوں اور دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایسی فرضی قبریں بنانا اور پھر جو معاملات ان کے ساتھ کیے جاتے ہیں وہ سب غلط ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس حقیقت کو جانیں اور تسلیم کر کے ایسے کاموں سے لازمی طور پر خود کو بچائیں۔

﴿حوالہ نمبر:1﴾

● امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں سوال پیش کیا گیا کہ:

کیا فرماتے ہیں علماے دین ان مسائل (ساتھ میں ایک اور سوال تھا جس کو ہم نے یہاں نقل نہیں کیا کیوں کہ اس کا تعلق اس مسئلے سے نہیں تھا جو ابھی ہمارا موضوعِ سخن ہے) میں:

(1) کسی ولی اللہ کا مزار شریف فرضی بنانا اور اس پر چادر وغیرہ چڑھانا، اور اس پر فاتحہ پڑھنا اور اصل مزار کا سا ادب و لحاظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی مرشد اپنے مریدوں کے واسطے بنانے اپنے مرضی مزار کے خواب میں اجازت دے تو وہ قول مقبول ہو گا یا نہیں؟

● اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

(1) فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے اور خواب کی بات خلافِ شرع امور میں مسموع نہیں ہو سکتی۔

(دیکھیں: فتاوی رضویہ، ج9، ص426، ط رضا فاؤنڈیشن لاہور، س اپریل 1996ء)

﴿حوالہ نمبر:2﴾

● علامہ شریف الحق امجدی رحمہ اللہ

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری علامہ شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالی سے ایک پیر کے بارے میں کئی سوالات کیے گئے جن میں سے ایک یہ تھا کہ "زید کے پیر صاحب کا حقیقی مزار کلکتہ میں ہے اس مزار کی چادر کو اپنی خانقاہ میں لا کر دفن کر کے اس کو مزار نما بنادیا ہے۔ جب زید کے پیر کے عرس کی تاریخ آتی ہے تو اسی تاریخ میں چادر والے مزار پر فاتحہ و چادر پوشی اور قوالی وغیرہ بھی کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟ جب کہ چادر دفن کر کے مزار بنایا ہوا ہے۔

● آپ رحمہ اللہ جواب میں لکھتے ہیں کہ:

جہاں کوئی مردہ دفن نہ ہو وہاں قبر بنانا حرام و گناہ ہے، یہ دھوکا دینا ہے حتی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی میں ایک حدیث نقل کی کہ جو ایسی قبر کی زیارت کے لیے گیا جس میں کوئی دفن نہ ہو اس پر لعنت ہے، یہ پیر پکا فریب کار دھوکے باز ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

(فتاوی شارح بخاری، ج 2، ص 303، ط دائرۃ البرکات گھوسی، س 1433ھ)

● فائدہ:

معلوم ہوا کہ کسی جگہ سے کوئی تبرک لا کر مزار بنا دینا، یہ صحیح نہیں ہے۔ آج کل کئی جگہوں پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ کربلا (عراق) سے مٹی لا کر ایک مصنوعی کربلا بنا لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے معاملات کیے جاتے ہیں جیسے امام حسین کی اصل قبر ہو، یہ شرعاً بالکل درست نہیں ہے۔

﴿حوالہ نمبر: 3﴾

● بحر العلوم، حضرت علامہ عبدالمنان اعظمی

بحر العلوم، حضرت علامہ عبدالمنان اعظمی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

ہمارے گاؤں میں تالاب کے کنارے ایک مزار ہے جہاں لوگ نذر پیش کرتے ہیں اور مرغا وغیرہ ذبح کرتے ہیں۔ گاؤں کے بوڑھے لوگوں کا بیان ہے کہ پچاس سال پہلے یہاں کچھ نہیں تھا۔ ایک عورت کے اوپر صاحب مزار کا سایہ ہوا، وہ عورت خود سے تلاوت کرنے لگی وہ پڑھی لکھی نہیں تھی، اس حالت میں لوگوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ کہا کہ میں فلاں تالاب پر رہتا ہوں میرا مزار وہیں

ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ چل کر بتائیں تاکہ ہم لوگ مزار کی تعمیر کرسکیں۔ وہ عورت اسی حالت میں یعنی جب کہ صاحب مزار اس پر سوار تھے آئی اور جگہ بتائی۔ اس طرح متعدّد لوگوں سے واقعات کا ثبوت ملتا ہے۔ کبھی کسی نے رات میں سفید ملبوس کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس پر لوگوں نے مزار تعمیر کرا دیا، جب سے آج تک لوگ عرس فاتحہ خوانی وغیرہ کرتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(1) وہ مذکورہ مزار شرعًا اصلی مزار ہے یا مصنوعی مزار ہے؟ (2) اصلی و مصنوعی مزار کا معیار کیا ہے؟

(3) قوالی کرانا کیسا ہے اور قوالی کرنے والے پر کیا حکم ہے؟ قوالی کرنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر قوالی ناجائز ہوئی تو اجمیر مقدس اور کچھوچھہ شریف بہرائچ شریف میں کیوں کر ہوتی، ایسے مزار تعمیر کرانے والے پر کیا حکم ہے؟

● **آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں:**

الجواب: فتاوی رضویہ جلد چہارم، ص815 پر ہے کہ فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے اور خواب کی بات خلاف شرع امور میں مسموع نہیں۔

اور کسی آدمی پر کسی کا جو سایہ ہوتا ہے، اس کی بات بے اعتبار ہے۔ اسی فتاوی رضویہ میں ہے کہ قبر بلا مقبور کی زیارت کی طرف بلانا گناہ ہے، جب ایسی گواہی موجود ہے کہ پچاس سال پہلے وہاں کچھ نہیں تھا اور وہاں کوئی دفن بھی نہیں کیا گیا بلکہ اسی عورت کے بیان پر قبر بنائی گئی تو وہ قبر فرضی ضرور ہے وہ کوئی بزرگ نہیں ہوسکتے، کیوں کہ بزرگوں کا کام خدا کے بندوں کو ستانا اور ان پر سوار ہونا نہیں ہے۔ آج کل جو قوالی باجے گاجے کے ساتھ ہوتی ہے، حرام ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: "**کل لهو المسلم حرام**" (مفہوم یہ ہے کہ ہر کھیل مسلم کا حرام ہے)

اب یہ بات کہ فلاں جگہ کیوں ہوتی ہے، اس کے جواب دہ وہ لوگ ہیں جو یہ خلاف شرع امور کرتے ہیں، ان کا فعل شریعت میں دلیل نہیں۔ فقد واللہ تعالی اعلم۔

(انظر: فتاوی بحر العلوم، جلد دوم، کتاب الجنائز، ص30)

● **اس سے کئی باتیں معلوم ہوئیں:**

(1) فرضی قبروں کی تعمیر جائز نہیں ہے۔

(2)ایسی قبروں کی طرف بلانااور پھر اصل جیسے معاملات کرنابھی ناجائزو حرام ہے۔
(3) بزرگوں کا سایہ کسی عورت یا کسی اور آدمی پر نہیں آتا۔ جس شخص پر کسی کا سایہ ہو اس کی باتوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔
(4) قوالی جو آج کل باجے گاجے کے ساتھ رائج ہے وہ جائز نہیں ہے۔
(5) کسی مزار پر کسی کام کا ہونا، اس کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ خلاف شرع کام کا ارتکاب کرنے والے کوئی بھی ہوں، ان کا عمل اس کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

﴿حوالہ نمبر:4﴾

مصنوعی کربلا

- **فتاوی فقیہ ملت میں سوال درج ہے کہ:**

نویں اور دسویں محرم کے دنوں میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ ان تاریخوں میں جو تعزیہ داری کرتے چوک پر اس کے سامنے کچھ رکھ کر نیاز دلاتے ہیں جلوس کی شکل میں تعزیہ کو گاؤں گلی کوچوں میں ڈھو کر گھماتے ہیں، ماتم کرتے باضابطہ ڈھول طرح طرح کے باجے بجواتے کھیل تماشے کرتے، مصنوعی کربلا تک آتے جاتے ہیں۔ اور جلوس میں مردوں کے ساتھ عورتیں جاتی ہیں مرثیے گاتی ہیں۔ ان میں جوان لڑکیاں بھی رہتی ہیں۔ محرم و غیر محرم کا کوئی امتیاز نہیں رہتا۔ عورتیں تعزیہ پر مور چھل مارتی منت کرتی ہیں۔ کسی مرد یا عورت پر بابا کی سواری آتی ہے۔ وہ کچھ سے کچھ بولتی ہے۔ ان سب چیزوں کی حقیقت کیا ہے؟ اور ایسا کرنے والوں کا حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا

- **جواب میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:**

نویں اور دسویں محرم کو مسلمان زیادہ سے زیاہ صدقات و خیرات کریں۔ روزہ رکھیں کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر روزوں وغیرہ تمام نیکیوں کا ثواب حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر شہدائے کرام رضی اللہ عنھم کی نذر کریں گرمیوں میں ان کے

نام پر شربت پلائیں۔ جاڑے میں چائے پلائیں۔ کھچڑا، پلاؤ فرنی وغیرہ جو ہو سکے پکا کر برادری میں بانٹیں۔ محتاجوں اور اپنے گھر والوں کو کھلائیں کہ اچھی نیت سے یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ ایسا ہی فتاوی رضویہ جلد نہم نصف آخر صفحہ 36 پر ہے۔ ان تاریخوں میں تعزیہ داری کرنا، چوک پر تعزیہ کے سامنے کچھ رکھ کر نیاز فاتحہ دلانا، تعزیہ کو گاؤں و گلی کوچوں میں گھمانا ماتم کرنا، ڈھول تاشے طرح طرح کے باجے بجانا بجوانا کھیل تماشہ کرنا مصنوعی کربلا کو جانا جلوس میں مرد و عورت کا باہم خلط ملط ہونا، عورتوں کا مرثیے گانا، ان کا تعزیہ پر مورچھل مارنا، منت مانگنا اور کسی مرد یا عورت پر بابا کی سواری کا آنا یہ سب باتیں خرافات و بدعات اور سخت ناجائز و حرام ہیں۔ شریعت میں ان کی کوئی اصل و حقیقت نہیں۔ اور ایسا کرنے والے سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہیں۔ پیشوائے اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ علم، تعزیے، تخت، مہندی ان کی منت گشت چڑھاوا، ڈھول تاشے، مجیرے، مرثیے، ماتم مصنوعی کربلا کو جانا عورتوں کا تعزیہ کو نکلنا یہ سب باتیں حرام و ناجائز و منع ہیں۔ فاتحہ جائز ہے۔ روٹی، شیرینی، شربت چاہے جس چیز پر ہو مگر تعزیہ پر رکھ کر یا اس کے سامنے ہونا جہالت ہے۔ ہاں تعزیہ سے جدا ہو خالص سچی نیت سے حضرات شہدائے کرام رضی اللہ تعالی عنھم کی نیاز ہو ضرور تبرک ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف آخر، صفحہ 44)

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی

کتبہ: اشتیاق احمد الرضوی المصباحی

(انظر: فتاوی فقیہ ملت، باب العقائد، ج 1، ص 58، 59)

اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مصنوعی کربلا بنانا یا اس کی زیارت کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

﴿حوالہ نمبر: 5﴾

- **فتاوی فقیہ ملت میں ایک دوسرے مقام پر یہ سوال ہے کہ:**

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ ایک درخت کے نیچے ایک شخص یاسین نامی بیٹھا

ہوا تھا کہ اس کے اوپر درخت کی ایک شاخ گری اور وہ مر گیا۔ اس واقعہ کو تقریبا پچاس سال ہوئے۔ اتفاق سے یاسین کے گھر والے کچھ بیماری وغیرہ سے پریشان ہوئے تو وہ لوگ ایک ایسے شخص کے پاس گئے جو اپنے کو بابا مشہور کر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو شہیدوں، ولیوں اور بڑے پیر وغیرہ کی سواری آتی ہے۔ حالانکہ وہ نہ پنج وقتی نماز پڑھتا ہے نہ جمعہ پڑھتا ہے۔ اس نے یاسین کے گھر والوں سے کہا کہ یاسین نے ہم کو بشارت دی ہے کہ میں شہید ہوں ہمارا مزار بنوا دو، بھنڈارہ کر دو، گاگر جلوس اور چادر وغیرہ چڑھاؤ، تو اس کے گھر والوں نے درخت کے نیچے مرنے کی جگہ پر فرضی مزار بنایا گاگر جلوس کا پروگرام کیا گیا۔ قوالی ہوئی اور لوگوں کو کھانا بھی کھلایا گیا اس سلسلے میں جو مرغا ذبح کیا گیا وہ ایک آدمی نے بسم اللہ اللہ اکبر کے بجائے یاسین بابا کہہ کر ذبح کیا تو ان باتوں کے متعلق شریعت کا حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا

● جواب میں مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

صورت مسئولہ میں بنے ہوئے مکار و فریب کار بابا کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ہم کو شہیدوں، ولیوں اور بڑے پیر وغیرہ کی سواری آتی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ البتہ شیطان اور اس کی ذریات اس پر مکمل طور سے ضرور مسلط ہیں ورنہ وہ ایسی بکواس ہرگز نہ کرتا۔ شہید، ولی اور بڑے پیر تو اللہ تعالی کے محبوب بندے ہیں ان کو ایک بے نمازی فاسق و فاجر اور مکار بنے ہوئے بابا سے کیا تعلق۔ اور اس کا یہ کہنا بھی سراسر جھوٹ ہے کہ یاسین نے ہمیں بشارت دی ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے جھوٹے بابا سے دور رہیں اور اس کو اپنے قریب نہ آنے دیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ایاکم و ایاھم (مسلم شریف جلد اول صفحہ 10) اس کے کہنے پر جو فرضی مزار بنایا گیا ہے اسے کھود کر پھینک دیں ورنہ اسے صحیح مزار سمجھ کر لوگ زیارت کریں گے اور مستحق لعنت ہوں گے کہ حدیث شریف میں ہے: لعن اللہ من زار بلا مزار یعنی اس شخص پر اللہ کی لعنت ہے جو بغیر (قبر والے) مزار کی زیارت کرے۔

اور جس نے اللہ کے نام کی جگہ یاسین بابا کا نام لے کر مرغا ذبح کیا اور مسلمانوں کو حرام و مرداری گوشت کھلایا اسے کلمہ پڑھا کر علانیہ توبہ و استغفار کرایا جائے اور بیوی والا ہو تو دوبارہ اس کا نکاح پڑھایا جائے اور اس سے عہد لیا جائے کہ آئندہ پھر کبھی بسم اللہ اللہ اکبر کی بجائے دوسرا نام لے کر کوئی جانور ذبح نہیں کرے گا۔ اور جن لوگوں نے جان بوجھ کر اس مرداری مرغا کا گوشت کھایا نیز یاسین کے گھر والے

اور وہ تمام لوگ جو چادر کا گر کے جلوس وغیرہ میں شریک رہے سب کو توبہ کرایا جائے اور ان سے عہد لیا جائے کہ آئندہ پھر اس طرح کا کوئی پروگرام ہرگز نہیں کریں گے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ: قبر بلا مقبور کی زیارت کی طرف بلانا اور اس کے لیے وہ افعال کرانا گناہ ہے اس جلسہ زیارت قبر بے مقبور میں شرکت جائز نہیں اس معاملہ سے جو خوش ہیں خصوصا جو مدد و معاون ہیں سب گنہگار و فاسق ہیں قال اللہ تعالی ولا تعاونوا علی الاثم العدوان

(فتاوی رضویہ، جلد چہارم، ص 115)

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی

کتبہ: سلامت حسین نوری

(فتاوی فقیہ ملت، ج 1، ص 293، باب طعام المیت وایصال الثواب)

﴿حوالہ نمبر: 6﴾

منگھڑت کربلا

محقق اہل سنت، حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ تعزیوں کا گشت کرانا یا منگھڑت کربلا کی طرف دفن کے لیے لے جانا سب جاہلانہ رسم ہے۔

(انظر: فتاوی اجملیہ، ج 4، ص 42، کتاب الحظر والاباحۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو گلی گلی میں لوگوں نے کربلا بنا رکھا ہے، یہ منگھڑت کربلا ہے کیوں کہ اس میں کسی کی قبر نہیں ہوتی، یہ سب فرضی ہیں اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا جائز نہیں۔

﴿حوالہ نمبر: 7﴾

بیعت رضوان کا درخت

اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ جو فرضی قبریں ہیں، ان کی تعمیر کرنا، اسے مزار بنانا اور متبرک قرار دینا جائز نہیں ہے لیکن جو مزارات اولیا ہیں اور دوسرے تبرکات ہیں ان کی تعظیم لازم ہے لیکن ایک فرقہ

جسے "وہابی" کے نام سے جانا جاتا ہے وہ اس معاملے میں حد سے بڑھ جاتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جملہ تبرکات کی تعظیم ناجائز ہے! اور اسے ثابت کرنے کے لیے وہ کئی دلائل پیش کرتے ہیں جن میں سے ایک بیعت رضوان کے درخت کا واقعہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو کٹوا ڈالا تھا جس کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت لی تھی۔ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

• علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں

مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس درخت کو کٹوایا تھا وہ مصنوعی تھا (اصل درخت نہ تھا جس کے نیچے بیعت ہوئی تھی) چناں چہ تفسیر خازن میں بخاری شریف اور مسلم شریف کی متفق علیہ حدیث مرقوم ہے نیز معالم التنزیل میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ طارق بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں حج کے لیے چلا تو راستے میں چند لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا، میں نے دریافت کیا یہ کیسی مسجد ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان فرمائی تھی، یہ سن کر میں سعید بن المسیب کے پاس آیا اور میں نے انھیں اس واقعے کی خبر دی، انھوں نے کہا کہ میرے والد گرامی بھی بیعت الرضوان میں شریک تھے انھوں نے مجھ سے فرمایا:

الله لم يعلموها علمتموها فانتم اعلم فضحك

یعنی بیعت رضوان کے دوسرے سال جب ہم لوگ یہاں آئے تو ہم اس درخت کو بھول گئے اور وہ درخت ہم سے چھپ گیا اور ہم اس پر قادر نہ ہوئے، یہ فرما کر حضرت سعید کہتے ہیں کہ اصحاب رسول سے کوئی اس درخت کو نہ جانے اور تم نے جان لیا، تم ان سے بھی زیادہ جاننے والے ہو! یہ فرما کر ہنسنے لگے۔ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں:

سعید بن المسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا وہ درخت جس کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی میں نے دیکھا تھا پھر ایک سال کے بعد جب میں وہاں آیا تو میں نے اس کو

نہ پہچانا۔ اس کے علاوہ خازن و تفسیر معالم میں یہ روایت بھی ہے:

درخت بیعت الرضوان کے غائب ہو جانے کے بعد حضرت عمر کا اس جگہ سے گزر ہوا تو آپ نے اپنے ہمراہیوں سے کہا وہ درخت کہاں ہے؟ کسی نے کہا یہ ہے، کسی نے کہا یہ ہے، جب ان کا اختلاف بڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ درخت تو جاتا رہا، اس کے بعد تفسیر خازن میں بخاری شریف کی یہ حدیث مبارکہ بھی مرقوم ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم آئندہ سال بیعت الرضوان کے مقام پر واپس آئے تو ہم سے دو آدمیوں کا بھی اتفاق اس درخت پر نہ ہو سکا جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی اور وہ درخت کیا تھا اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

پس ان احادیث کی روشنی میں یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شجر بیعت الرضوان بیعت کے دوسرے سال ہی لاپتا ہو گیا۔ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں "چلو وہ درخت تو غائب ہو گیا" ایسی صورت میں یہ بات کیوں کر صحیح ہو سکتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شجر بیعت الرضوان کو کٹوا دیا تھا۔ اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کسی درخت کو کٹوانا ثابت بھی ہو تو اس کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہے کیوں کہ بعض لوگوں نے دوسرے درخت کو شجر بیعت الرضوان سمجھ لیا تھا، اس لیے آپ نے لوگوں کو غلط فہمی سے بچانے کے لیے اس درخت کو کٹوا دیا جیسا کہ طارق بن عبدالرحمن کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی ہم کہتے ہیں کہ جو جعلی تبرک ہو قابل تعظیم نہیں بلکہ واجب التوہین ہوتا ہے کہ عوام غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

(انظر: فتاوی اویسیہ، ص340)

● اس سے یہ باتیں معلوم ہوئیں:

(1) جو اصلی مزارات ہیں ان کی تعظیم لازمی ہے۔

(2) وہابی فرقہ اس مسئلے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں، اہل سنت اعتدال پسند ہے۔

(3) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت الرضوان کے درخت کو کٹوایا ہو، ایسا ثابت نہیں ہے۔

(4) جو مزارات یا تبرکات جعلی ہیں وہ قابل تعظیم نہیں بلکہ واجب التوہین ہے۔

﴿حوالہ نمبر:8﴾

• علامہ مفتی حبیب اللہ اشرفی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا

علامہ مفتی حبیب اللہ اشرفی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ بعض جگہ دیکھا جاتا ہے کہ قبر کہیں ہوتی ہے اور اس کے علاوہ دوسری جگہ قبر بنا دیتے ہیں، یہ کام درست ہے یا نہیں؟

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ بغیر میت کے قبر کا بنا دینا ناجائز و ممنوع ہے۔ اسی طرح اصلی جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ قبر کا بنانا درست نہیں۔

(انظر: حبیب الفتاوی، ص 593، کتاب الصلوۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ بغیر میت کے قبر بنا دینا جائز نہیں ہے۔

﴿حوالہ نمبر:9﴾

• ایک اور سوال

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ مفتی حبیب اللہ اشرفی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ:

صحیح تعزیہ یہ ہے کہ سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار مبارک کا اصل نقشہ بنا کر گھر میں تعظیم و تکریم کے ساتھ بطور تبرک رکھے اور اس کی زیارت بھی کرے۔ ایسی تعزیہ داری شرعًا صحیح و جائز ہے اور ہر سال کھپچی اور پنی اور رنگین کاغذوں کا تعزیہ بنا کر رکھنا جسے دسویں تاریخ کو فرضی کربلا میں دفن کر دیا جاتا ہے یا گھر ہی میں رکھ کر آئندہ محرم میں اسے ضائع کر کے دوسری پنی اور کاغذ وغیرہ سے سجایا جاتا ہے جس میں اصل نقشہ بھی مزار پر نور سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا نہیں ہوتا اس کو بنا کر تعظیم و تکریم کے ساتھ متبرک جان کر رکھنا صحیح و درست نہیں۔ چوں کہ اس میں بھی اضاعت مال اور اسراف و فضول خرچی پائی جاتی ہے اور غیر متبرک چیز کو متبرک اعتقاد کرنا پایا جاتا ہے۔ رہا فاتحہ و درود تو اس کے لیے تعزیہ کا ہونا ضروری نہیں اور صحیح تعزیہ کے ساتھ ہو تو بھی کوئی ہرج نہیں۔

(حبیب الفتاوی، ج4، ص65، مجموعہ فتاوی اہل سنت ایپ)

- **اس سے یہ باتیں معلوم ہوئیں:**

(1)امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضۂ پاک کا اصل نقشہ بنا کر گھر میں رکھا جا سکتا ہے جیسے مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کی تصاویر وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔
(2)یہ کربلا جو لوگوں نے بنا رکھے ہیں، فرضی ہیں۔
(3)کسی غیر متبرک چیز کو متبرک جان کر اس کی تعظیم کرنا درست نہیں ہے۔

﴿حوالہ نمبر:10﴾

- **فقیہ ملت، علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی**

فقیہ ملت، علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

(سوال) ہمارے قرب و جوار میں بلکہ ہر گاؤں میں ایک جگہ ملنگ کی ہوتی ہے جہاں لوگ روٹ اور لنگوٹ پر فاتحہ پڑھتے ہیں جس کی تفصیل یوں ہے: لوگ اپنے ہاتھوں سے ایک قبر بناتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہاں ملنگ بابا رہتے تھے لیکن کسی نے پشت در پشت سے ملنگ بابا کو نہیں دیکھا ہے صرف لوگ سنی ہوئی باتوں پر یقین کر کے وہاں روٹ لنگوٹ پر فاتحہ دلاتے ہیں اور نذریں اور منتیں مانتے ہیں تو کیا اس گمنام ملنگ کے نام فاتحہ جائز ہو سکتی ہے جبکہ کسی سے یہ بات پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچ سکی ہے۔ یہ کوئی نہیں بتلا سکتا ہے کہ ہاں یہ واقعی ملنگ کی قبر ہے تو کیا ایسی صورت میں مصنوعی قبر پر نذر و نیاز جائز ہو سکتی ہے؟ اس کا آپ فیصلہ فرما دیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔
(آمین ثم آمین)

- **آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ:**

مصنوعی قبر کی زیارت حرام ہے اور حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی ہے۔ فتاویٰ عزیزیہ میں ہے: لعن اللّٰہ من زار بلا مزار لہٰذا ملنگ کی مصنوعی قبر کی زیارت کرنا اور وہاں روٹ و لنگوٹ چڑھانا سخت ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں کو ایسی خرافات باتوں سے بچنا لازم ہے اگر نہیں بچیں گے تو سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہوں گے۔

ھٰذا ما عندی والعلم بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔

(انظر: فتاوی فقیہ ملت، ج2، ص468)

﴿حوالہ نمبر: 10﴾

● ایک دوسرا سوال

ایک دوسرا سوال فقیہ ملت، علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ سے کیا گیا کہ:

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک پیر صاحب نے ایک بزرگ کے مزار کے کچھ تبرکات لاکر انھیں دفن کرکے ایک مزار بنوایا اور ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو وہاں قوالی بڑے اہتمام سے کراتے ہیں تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ فرضی قبر بنانا اس کی زیارت کرنا اور قوالی کرنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا پیر صاحب پر بھی ان افعال و کردار میں حکم شرع نافذ ہوگا؟

● آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فرضی قبر بنانا جائز نہیں اور اس کی زیارت کرنے والوں پر خدا تعالی کی لعنت ہے، فتاوی عزیزیہ جلد اوّل ص ۱۴۴ پر ہے: در کتاب السراج بروایت خطیب آوردہ: لعن اللّٰہ من زار بلا مزار۔ اور خالی قوالی جائز ہے مزامیر حرام ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں: مزامیر حرام است۔ اور حضرت مخدوم شرف الملتہ والدین یحیٰ منیری قدس سرہ العزیز نے مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار کیا ہے۔ (احکام شریعت) پیر ہو یا غیر پیر ہر عاقل بالغ مسلمان کو حکم شرع پر عمل کرنا واجب ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔ (انظر: فتاوی فقیہ ملت، ج2، ص520)

﴿حوالہ نمبر: 11﴾

● ایک اور سوال فتاوی فیض الرسول میں

ایک اور سوال فتاوی فیض الرسول میں فرضی قبروں کے متعلق کچھ یوں ہے کہ:

زید و بکر صوم و صلاۃ کے پابند نہیں ان کی ظاہری صورت صوفیوں جیسی ہے انھوں نے اپنے کو صوفی قرار

دیتے ہوئے چند مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ تمھارے موضع میں ایک بزرگ فلاں جگہ مدفون ہیں یہ ان بزرگ کو حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کا قریبی بتاتے ہیں اور لوگوں کو عرس کرانے پر اکسایا، لوگ آمادہ ہو گئے اور وہاں مصنوعی قبر بھی تیار کرا دی ہے تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس قبر کی زیارت کرنا و عرس کرنا جائز ہے یا نہیں؟

- **چند جوابات اور اکابر علما کی تصدیقات**

اس سوال کے چند جوابات اور اکابر علما کی تصدیقات ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر (1):

صورت مسئولہ میں چوں کہ زید و بکر نماز و روزہ کے تارک ہونے کے باعث فاسق معلن ہیں لہٰذا ان فاسقوں کی خبر کی بنیاد پر اس قبر پر عرس کرانا اور اس کی زیارت کرنا سخت ناجائز و حرام ہے۔

کتبہ: بدر الدین احمد رضوی

یکم ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

جواب نمبر (2):

مصنوعی قبر کی زیارت حرام ہے اور حدیث شریف میں لعنت آئی ہے، فتاویٰ عزیزیہ میں ہے: لعن اللہ من زار بلا مزار جو بزرگ کی قبر ہونے کا مدعی ہو وہ دلیل شرعی سے ثابت کرے بلا دلیل شرعی قبر بتانا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

کتبہ: قاضی عبد الرحیم، بریلی شریف

جواب نمبر (3):

صح الجواب بے شک جب تک ثبوت صحیح شرعی سے کسی بزرگ کا مزار ہونا ثابت نہ ہو جائے وہاں محض خیال قائم کرنے اور غیر معتمد لوگوں کے کہنے سے یہ جائز نہ ہو گا کہ وہاں بزرگ کا مزار مان لیں خصوصاً فساق کا بیان حال قال اللہ تعالیٰ:

اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوۡا

بزرگ کا مزار ہونا تو بزرگ کا مزار ہے وہاں عرس کرنا اور چڑھاوا چڑھانا کہ وہاں مسلم کی قبر ہے جب تک ثابت نہ ہوجائے وہاں جانا نیز سمجھنا اور وہاں پڑھنا اس کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ
الجواب صحیح: محمد شریف الحق امجدی
الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی

(انظر: فتاویٰ فقیہ ملت، ج2، ص582)

﴿حوالہ نمبر: 12﴾

- حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان

حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

جو لوگ فرضی مزاروں کو اصلی سمجھ کر وہاں جائیں پھیرے (چکر) کھائیں منتیں، مرادیں مانیں اور کہیں کہ منتیں ماننا اسلام کے قوانین سے ثابت ہے۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ اولیا سے منت و استمداد جائز ہے اور یہ تو تیرا غیر اسلامی عمل ہے تو کہتے ہیں کہ ہمارا عمل ہمارے ساتھ ہے تمھارا عمل تمھارے ساتھ؛ ایسے لوگوں کے بارے میں اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟

- آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

شخصِ مذکور جس نے فرضی مزار بنایا سخت گناہ گار مستوجب نار ہے۔ اس پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور اس مزار کو ڈھادے اور اس کے لیے جو چندہ اس نے کیا اسے اس کے مالکان کو واپس کرے اور لوگوں پر فرض ہے کہ اس فرضی مزار سے دُور رہیں کہ اس کی زیارت کرنا حرام بدکام لعنت انجام، سرکار مدینہ تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان برحق ہے:

"لعن اللہ من زار بلا مزار"

اللہ کی لعنت ہے اس پر جو بلا مزار زیارت کرے۔

(فتاویٰ عزیزیہ، بحوالہ کتاب السراج، بروایت خطیب، ج۱، ص۲۶۹، مطبع مجیدی، کانپور)

اور وہاں منتیں، مرادیں مانگنا سخت حماقت، شدید جہالت اور ناجائز و گناہ ہے۔

(فتاوی تاج الشریعہ، ج1، ص388، مجموعہ فتاوی اہل سنت ایپ)

﴿حوالہ نمبر: 13﴾

غائبانہ تربت

- **حضور تاج الشریعہ رحمہ اللہ تعالی سے ایک اور سوال کیا گیا کہ:**

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

کسی ولی اللہ کی غائبانہ تربت بنا کر اس پر عرس اصلی مزار کی طرح کرانا کہاں تک جائز ہے؟ جب کہ شہر جودھپور سے احمد آباد کوسوں دور ہے۔ احمد آباد کے قرب میں میراں داتا صاحب کا اصل مزار شریف ہے اس کی نقل شہر جودھپور میں تیار کر کے اس پر اصل کی طرح حاضری دی جارہی ہے کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے یا مسلمانان جودھپور کو کارکنان نقلی مزار بنا کر گمراہ کر رہے ہیں؟ آپ مندرجہ بالا سوال کی تفصیل شریعت کی روشنی میں دیں تاکہ ہمارے سوال اور آپ کے فتوے کو شائع کر کے مسلمانان جودھپور کو اس گمراہ کن عقیدے سے بچا کر اسلام کے صحیح مسئلے سے روشناس کرا کر ان کے دل منور کریں۔

- **آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں:**

قبر بلا مقبور کی زیارت حرام لعنت کا کام ہے، حدیث میں ہے:

"لعن اللہ من زار بلا مزار"

اللہ کی لعنت ہے اس پر جو بلا مزار کے زیارت کرے۔

(فتاوی عزیزیہ، بحوالہ کتاب السراج، بروایت خطیب، ج ا، ص ۲۶۹، مطبع مجیدی، کانپور)

اور اس پر عرس کرنا بھی حرام اور ایسے جلسہ میں شرکت کرنا گناہ کہ اعانت بر گناہ گناہ۔

(فتاوی تاج الشریعہ، ج1، ص389، مجموعہ فتاوی اہل سنت ایپ)

﴿حوالہ نمبر:14﴾

● حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے ایک سوال کچھ یوں کیا گیا کہ:

ضلع سیتامڑھی میں ایک موضع پندراہی ہے جہاں دو سال سے نامعلوم ولی کا عرس نہایت زور سے منایا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نامعلوم ولی کو صرف لوگوں نے اپنے باپ دادائوں سے سنا ہے دیکھا کسی نے نہیں۔ عرس ہونے کی بنیاد پر وہ مرجع عوام وخواص ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ قریہ سے باہر ایک جگہ مٹی کا بہت ہی قدیم ڈھیر تھا اتفاق سے ایک بار بارش ہوگئی۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ کفش مبارک بالکل ویسے ہی تھے اور ان کے جسم کا کفن ظاہر تھا۔ اور ان کا دست مبارک سینے پر دست بستہ تھا اور رات کے چلنے والوں کی رہنمائی بھی کرتے تھے تو لوگوں کو شک ہوگیا کہ وہ شخصیت یہی ہے جس کا نام قربان علی تھا۔ اور ان کے مزار کے ارد گرد مشرکین کی لاشوں کو جلایا جاتا ہے۔ لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بغیر تاریخ کے چادر پوشی کی جاتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ مدلل مفصل شریعتاً جواب عنایت فرمائیں۔

● آپ علیہ الرحمہ جواب میں لکھتے ہیں کہ:

اگر واقعہ یہ ہے کہ اس جگہ کوئی قبر ہے جس میں کسی ولی کا دفن ہونا (کم از کم) مظنون ہے تو وہاں چادر چڑھانا جائز ہے۔ اور اگر محض شک ہے جس کی کوئی وجہ سوائے وہم کے نہیں تو اس کی زیارت سے سخت پرہیز ضرور ہے (تو نہ اس کی زیارت کو جائیں نہ عرس فاتحہ کریں)

(فتاوی تاج الشریعہ، ج1، ص470)

﴿حوالہ نمبر:15﴾

● ایک سوال اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے کیا گیا کہ:

فرضی قبر بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور فرضی قبر جو بن چکی ہے اور باقی فرضی قبر کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ فرضی قبر بنانا حرام اور اسے باقی رکھنا گناہ در گناہ اور بانی گناہ گار۔ واللہ تعالی اعلم

(فتاوی تاج الشریعہ، ج4، ص520)

﴿حوالہ نمبر:16﴾

فرضی مزار پر فاتحہ

- تاج الفقہاء، حضرت علامہ مفتی اختر حسین قادری سے سوال کیا گیا کہ:

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک شخص نے ایسی جگہ مزار بنوائی جہاں پہلے سے کوئی قبر یا مزار نہ تھا، لوگوں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ایک بابا نے مجھے خواب میں بشارت دی۔ اب وہ شخص اس مزار پر فاتحہ پڑھتا ہے، چادر پوشی کرتا ہے اور کئی مرتبہ اس کے سامنے نماز بھی پڑھ چکا ہے۔ گاؤں کے کچھ لوگ اس سے میل جول رکھتے ہیں اور کچھ لوگ بائیکاٹ کرتے ہیں لہذا حضور والا سے گزارش ہے کہ اس شخص پر جو شرعی حکم نافذ ہوتا ہے نیز ان لوگوں پر جو اس سے میل جول رکھتے ہیں بیان فرمائیں۔

- آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ:

فرضی مزار بنانا حرام ہے اور اس پر چادر اور پھول ڈالنا، وہاں فاتحہ پڑھنا سب ناجائز و گناہ ہے۔ ایسا کرنے والے اور ان کا ساتھ دینے والے سب پر توبہ و استغفار لازم ہے۔ اگر وہ لوگ توبہ کر لیں تو ٹھیک ورنہ مسلمان ان سب کا بائیکاٹ کر دیں۔ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں "قبر بلا مقبور کی طرف بلانا اور اس کے لیے وہ افعال کرانا گناہ ہے اس جلسہ زیارت قبر بلا مقبور میں شرکت جائز نہیں اس معاملے سے جو خوش ہیں خصوصا وہ جو مُمِدّ و معاون ہیں سب گناہ گار و فاسق ہیں۔

قال اللہ تعالی:

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

(فتاوی علیمیہ، ج1، ص362)

﴿حوالہ نمبر:17﴾

فرضی مزار بنانا کیسا ہے؟

● علامہ مفتی اختر حسین قادری سے ایک اور سوال کیا گیا کہ:

کیا فرماتے ہیں علماے ہند اور مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ چند لوگوں نے ایک جگہ مصنوعی مزار بنایا ہے اور وہاں عرس وغیرہ بھی کرتے ہیں، اس کا حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے اور وہ لوگ اس مزار کے نام سے چندہ کرتے ہیں اور اس چندے کے پیسے سے ناچ اور فضول رسم کرواتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جو یہ تمام امور انجام دیتے ہیں۔ نیز جو لوگ یہ جانتے ہوئے چندہ دیتے ہیں کہ یہ مزار بناوٹی ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ اس پیسے سے ناجائز رسوم ادا کرتے ہیں تو چندہ دینے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز جو لوگ اس مزار پر بہ نیت ثواب اور مرادیں لے کر جاتے ہیں اور مذکورہ بالا مسئلہ جانے والوں کے علم میں ہو یا نہ ہو اور اگر ان کے علم میں نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

● آپ جواب میں لکھتے ہیں:

فرضی مزار بنانا اور وہاں عرس وغیرہ کرنا ناجائز و گناہ اور بدعت سیئہ ہے، اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ مجرم و گنہگار اور مستحق نار ہیں، ان پر لازم ہے کہ ان باطل حرکتوں سے اور ناجائز کاموں سے فوراً باز آ جائیں۔ اپنے کرتوت پر صدق دل سے نادم ہوں، اور توبہ واستغفار کر لیں، اگر وہ ایسا کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ مسلمان ان کا بائیکاٹ کر دیں۔

قال اللہ تعالیٰ: وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (الانعام:68)

اور جو لوگ جانتے ہوئے ایسی جگہوں پر چندہ دیتے ہیں وہ بھی گناہ گار ہیں ان پر بھی توبہ واستغفار لازم ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: قبر بلا مقبور کی زیارت کی طرف بلانا اور اس کے لیے وہ افعال کرانا گناہ ہے اس

جلسہ زیارت قبر بے مقبور میں شرکت جائز نہیں۔اس معاملہ سے جو خوش ہیں خصوصاوہ جو ممد و معاون ہیں سب گناہ گار و فاسق ہیں۔ قال اللہ تعالی: **ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان** بلکہ جو باوصف قدرت ساکت ہے، قال اللہ تعالی:

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

اور جو لوگ عدم علم کی بنا پر ایسے فرضی مزار پر چلے جائیں تو ان پر الزام نہیں مگر بعد علم توبہ کریں۔ واللہ تعالی اعلم

(فتاوی علیمیہ، ج1، ص365)

﴿حوالہ نمبر:18﴾

● علامہ مفتی پروفیسر منیب الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ:

جھوٹی قبر بنا کر اس کی تعظیم کرنا ناجائز ہے، امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز سے سوال ہوا کہ کسی ولی اللہ کا مزار شریف فرضی بنانا اور اس پر چادر وغیرہ چڑھانا، اور اس پر فاتحہ پڑھنا اور اصل مزار کا سا ادب ولحاظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب میں لکھتے ہیں: فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے، مزید سوال ہوا کہ زید نے ایک قبر فرضی اور مصنوعی، جس کا پہلے سے کوئی وجود نہ تھا، بنوا کر یہ بات مشہور کی کہ اس قبر میں امروہہ کے زین العابدین تشریف لائے ہیں، مجھ کو خواب میں بشارت ہوئی ہے، ایسی روایات کاذبہ سے اس قبر کی عظمت لوگوں کے سامنے بیان کر کے قبر پرستی کی طرف بلانے لگا حتی کہ اس میں اس کو کامیابی ہونے لگی اور بہت سی مخلوق اس کی طرف متوجہ ہوگئی۔ اس قبر پر چادریں اور مرغ اور بکری اور مٹھائیاں، روپیہ اور پیسہ چڑھانے لگے، اور اپنی مرادیں اور منتیں اس قبر سے مانگنے لگے اور زید اس آمدنی سے متمتّع ہوتا ہے، ایسے شخص کے واسطے شریعت کیا حکم لگاتی ہے؟ آپ نے جواب دیا: "قبر بلا مقبور (یعنی جس میں کوئی دفن نہ ہو) کی طرف بلانا اور اس کے لیے وہ افعال کرانا گناہ ہے، اور جب کہ وہ اس پر مصر ہے اور باعلان اسے کر رہا ہے، تو فاسق معلن ہے

اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور پھیرنی واجب اس جلسہ زیارت قبر ہے مقبور میں شرکت جائز نہیں۔ زید کے اس معاملے سے جو خوش ہیں خصوصاوہ جو ممد و معاون ہیں، سب گناہ گار و فاسق ہیں، قال اللہ تعالیٰ: ولا تعاونوا علی الاِثم والعدوان بلکہ جو باوصف قدرت ساکت ہے، قال اللہ تعالیٰ:

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

(فتاوی رضویہ، ج9، ص425، 426، 427)

(تفہیم المسائل، ج4، ص158)

﴿حوالہ نمبر:19﴾

• مفتی عتیق اللہ صدیقی فیضی یار علوی لکھتے ہیں:

فرضی قبر بنا کر فاتحہ پڑھنا، چادر چڑھانا، اس کو مزار کہنا یہ سب کھلی گمراہی ہے اور ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔ آج کل ایسا کافی ہورہا ہے کہ پہلے وہاں کچھ نہیں تھا اب بغیر کسی مردے کو دفن کیے قبر و مزار بنا دیا گیا اور پوچھو تو کہتے ہیں کہ خواب میں بشارت ہوئی ہے، فلاں بابا نے خواب میں آکر بتایا ہے کہ یہاں ہم دفن ہیں ہمارا مزار بناؤ صحیح بات یہ ہے کہ اس طرح قبر و مزار بنانا، ان پر حاضری دینا، فاتحہ پڑھنا، عرس کرنا اور چادر چڑھانا سب حرام ہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینا اور اسلام کو بدنام کرنا ہے۔ اور خواب میں مزار بنانے کی بشارت عند الشرع کوئی چیز نہیں اور جن لوگوں نے ایسے مزارات بنا لیے ہیں ان کو اکھاڑ دینا اور نام و نشان ختم کر دینا بہت ضروری ہے بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بزرگ کی چھڑی عمامہ وغیرہ کوئی اس سے منسوب چیز دفن کرکے مزار بناتے ہیں اور کہیں کسی بزرگ کے مزار کی مٹی دوسری جگہ لے جاکر دفن کرکے مزار بناتے ہیں یہ سب ناجائز و گناہ ہے۔

(غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح، علامہ تطہیر احمد رضوی، ص59)

فرضی قبر بنانا ناجائز و گناہ ہے اور اسے مزار ولی کی حیثیت دینا اور زیادہ گناہ اور اس کے ساتھ اصلی کا سا معاملہ کرنا مثلاً زیارت کرنا، فاتحہ خوانی اور عرس کرنا گنبد بنانا پھر ان تمام واہیات و خرافات کو کسی صحابی

یاولی کی طرف منسوب کرنااور اس مصنوعی قبر کا نام مولی علی مشکل کشامحبوب سبحانی یاغریب نواز کا چلہ رکھناسب کاسب گناہ ہے اس کا قائل اور تمام لوگ جو مذکورہ خرافات وہ بدعات کو کرتے ہیں وہ گناہ گار مستحق عذاب نار اور مستوجب غضب جبار ہیں۔ اور فتاوی رضویہ شریف میں ہے کہ فرضی مزار بنانااور اس کے ساتھ اصل کاسا معاملہ کرنا ناجائزو بدعت ہے۔

(صفحہ نمبر115، جلد4)

اور اس فرضی مزار کی تعمیر کے لیے چندہ دینااور لینااور مانگناسب ناجائز ہے۔ کیوں کہ اس میں گناہ پر اعانت ہے۔ اللہ تعالی جلّ شانہ ارشاد فرماتا ہے **ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔**

(پارہ نمبر6، سورہ مائدہ آیت نمبر2)

آج کل ہندوستان میں یہ رواج جاری ہے کہ نیم کے درخت کو غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی نشانی قرار دیتے ہیں یا فرضی مزار بنالیتے ہیں پھر اس پر فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھول ڈالتے ہیں اور اس کی زیارت کو جاتے ہیں عرس مناتے ہیں اور ناچ گانے مزامیر کے ساتھ غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کے نام پر صندل نکلتے ہیں اور اس میں مرد و عورت کا مخلوط ہوکر ایک ساتھ گشت کرنا یہ سارے کام حرام و گناہ ہیں۔ (فتاوی مرکز تربیت افتا، جلد اول، صفحہ نمبر390)

- **حضور بدر ملت علیہ الرحمہ**

اسی طرح ایک سوال کے جواب میں حضور بدر ملت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ فرضی قبر کی زیارت کے لیے جانا ناجائز و حرام اور گناہ ہے، حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

(فتاوی بدر العلماء، 306)

- **فتاویٰ مشاہدی میں ہے کہ:**

فرضی مزار بنانااور بغیر مزار کے زیارت کرنا ناجائز و حرام ہے اس پر چادر چڑھانااور وہاں پر عرس منانا یا منت مانگنا جائز نہیں ہے۔

(فتاوی مشاہدی، صفحہ نمبر103)

نائب مفتی اعظم ہند، حضور مفتی شریف الحق امجدی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ الرضوان ارشاد

فرماتے ہیں جب تک ثبوت صحیح شرعی سے کسی بزرگ کا مزار ہونا ثابت نہ ہو جائے وہاں محض خیال قائم کرنے اور عرس کرنا چڑھانا یا منتیں مانگنا یہ سب ناجائز و گناہ ہے۔

- قاضی القضاء فی الہند حضور علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم

قاضی القضاء فی الہند حضور علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم علیہ الرحمہ بریلی شریف ارشاد فرماتے ہیں کہ مصنوعی فرضی قبر کی زیارت حرام ہے اور حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔ فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص144 پر ہے:

در کتاب السراج بروایۃ حطیب آوردہ لعن اللہ من زار بلا مزار

جو بزرگ کی قبر ہونے کا مدعی ہو وہ دلیل شرعی سے ثابت کرے بلا دلیل شرعی قبر بنانا ناجائز و گناہ ہے۔

فقیہ ملت حضور مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان نے بھی اسے ناجائز و حرام لکھا ہے۔ (تفصیلی عبارت اوپر گزر چکی)

اعلیٰ حضرت نے ایک اور سوال کے جواب میں اس کی مذمت کی ہے۔

(یہ عبارت بھی ہم نقل کر آئے)

اور جو حضرات اپنے کو سنی بریلوی کہتے ہیں اور جعلی مزاروں کے چندے کرتے اور کراتے ہیں اور بڑے بڑے کانفرنس کرتے ہیں علمائے کرام و شعرائے عظام کو بلاتے ہیں ان سب سے مودبانہ مخلصانہ عریضانہ گزارش ہے کہ ان سب تمام خرافات و بدعات سے پرہیز کریں اور فرضی قبر کے پاس جانے سے بھی پرہیز کریں کیوں کہ شریعت کا حکم ہے کہ فرضی مزاروں کے پاس جانا ناجائز و حرام ہے۔

کبتہ: العبد محمد عتیق اللہ صدیقی فیضی یار علوی عفی عنہ

دارالعلوم اہل سنت محی الاسلام

(دیکھیے مسائل شرعیہ ویب سائٹ، سوال نمبر 521)

﴿حوالہ نمبر: 20﴾

- علامہ مفتی محمد جعفر علی صدیقی رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ:

آج کل کچھ ناعاقبت اندیشوں بلا محنت و مشقت کمائی کا ذریعہ بنانے والوں کی کمی نہیں رہ گئی۔ جب کہ بلا مزار کے مزاز بنانا ناجائز و حرام ہے اور بنانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

سرکار اعلی حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ناجائز اور بدعت لکھا ہے۔ (عبارت ہم نقل کر چکے)

تعجب ہے... !!!شہید اعظم امام عالی مقام رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے نانا جان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی حفاظت کے لیے اپنے عزیز و اقارب اور خود اپنی جان راہ مولی میں قربانی دے دی اور یہاں اس عورت کے خواب میں آکر اپنا مزار بنوانے کی فرمائش فرما رہے ہیں۔ العیاذ باللہ ..!!!

(سوال میں ایک عورت کا ذکر تھا جس کا کہنا تھا کہ امام حسین نے اسے خواب میں آکر مزار بنانے کو کہا)

اور فتاویٰ بدر العلماء، صفحہ ۳۰۶، پر بھی اسے فتاوی عزیزی کے حوالے سے ناجائز لکھا گیا ہے۔

(ملخصًا وملتقطاً)

کتبہ:

حضرت علامہ مفتی محمد جعفر علی صدیقی رضوی صاحب قبلہ مد ظلہ العالی والنورانی کرلو سکرواڑی سانگلی۔

الجواب صحیح: حضرت علامہ جابر القادری صاحب قبلہ۔

الجواب صحیح: حضرت علامہ محمد امجد علی قادری نعیمی صاحب قبلہ۔

(دیکھیے میری اسلامی معلومات ویب سائٹ، دار الفتاوی، یوم)

اس مسئلے پر مذکورہ بیس حوالے ہم نے یہاں نقل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اصل میں یہ بیس نہیں بلکہ ضمناً جو حوالے آئے ہیں ان سمیت اور زیادہ ہیں۔ اس پوری تفصیل سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ فرضی قبریں بنانا ناجائز و حرام ہے۔ اس پر علماے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ فرضی قبریں بنا کر اس کو متبرک جاننا اور اس کے ساتھ اصل والے معاملات کرنا بھی کسی طرح جائز نہیں۔ عوام اہل سنت سے گزارش ہے کہ ایسی چیزوں سے لازمی طور پر خود کو دور رکھیں۔ اگر آپ واقعی ایک سنی ہونے کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں تو ایک کام یہ بھی کریں کہ علماے اہل سنت نے متفقہ طور پر جس کام سے بچنے کا حکم ارشاد

فرمایا ہے، اس سے پرہیز کریں۔

اللہ تعالی ہماری باتوں کو اہل سنت کے لیے نفع بخش بنائے اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آیئے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے،اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20)قیامت کے دن لوگوں کوکس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21)محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25)ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26)کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27)میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29)جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30)لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔ روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفرنامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37)منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علماے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔ عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن و سنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS r
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT



/abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on **+919102520764**

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from **Ahle Sunnat Wa Jama'at** working since 2014 on the Aim to propagate **Quraan and Sunnah** through electronic and print media.

We are :

blogging, publishing books and pamphlets in multiple languages on various topics, running a special matrimonial service for Sunni Muslims.

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousands of articles & 235+ pamphlets and books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

if you are searching a Sunni life partner then **E Nikah** is a right platform for you.

Visit **www.enikah.in**

Or join our Telegram Channel

t.me/enikah (search "E Nikah Service" in Telegram)

Follow us on Social Media Networks :

/abdemustafaofficial

For more details WhatsApp **+91 91025 20764**

OUR BRANDS :

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah E NIKAH MATRIMONY SERVICE

BOOKS ROMAN BOOKS

NIKAH AGAIN SERVICE

POWERED BY:

AMO

ABDE MUSTAFA OFFICIAL